97750 ـ عيد الفطر اور عيد الاضحى كى تحديد رؤيت ہلال پر مبنى ہے

سوال

عيدوں كے متعلق ميرا ايك سوال ہے كہ:
مجھے علم ہے كہ عيد الفطر رمضان المارك كے بعد ہوتى ہے، اور اس دن كے متعلق مسلمانوں كے مابين ہميشہ اختلاف رہتا ہے (بعض لوگ انتيس روزوں كے بعد عيد الفطر مناتے ہيں، اور بعض لوگ تيس كے بعد "
ليكن عيد الاضحى كے متعلق گزارش يہ ہے كہ آيا يہ اس دن منائى جائيگى جب مكہ ميں حجاج كرام منائيں، يا كہ اس ميں بھى علاقوں كے اعتبار سے اختلاف ممكن ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

يكم رمضان اور عيد الفطر كے دن كى تحديد ميں مسلمانوں كا اختلاف فقہاء كرام كے اس مشہور مسئلہ ميں اختلاف پر مبنى ہے جس ميں فقہاء كا كہنا ہے كہ:

آيا كسى ايك ملك اور علاقے ميں رؤيت ہلال كى بنا پر باقى سب پر بھى يہ رؤيت لازم آتى ہے، يا كہ ہر علاقے اور ملك كى رؤيت عليحدہ ہے ؟

اور عيد الاضحى كى تحديد پر بھى يہى منطبق ہوتا ہے.

اور يہ اجتہادى مسائل ميں شامل ہوتا ہے، ہر گروہ كے علماء نے دلائل سے استدلال كيا ہے، اور بعض اوقات تو دونوں فريق ايك ہى نص سے استدلال كرتے ہيں.

اس كى تفصيل سوال نمبر (1248) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے، آپ اس كا مطالعہ كريں.

اور يہ قول: كہ اگر ايك علاقے ميں چاند نظر آ گيا تو باقى سب علاقوں پر بھى يہ لازم ہوگا، جمہور علماء كرام كا مسلك يہى ہے، اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ نے يہى قول اختيار كيا ہے.

ديكھيں: مجموع الفتاوى ابن باز (15 / 77).

اور مطلع کے مختلف ہونے کا قول شافعیہ کے ہاں اصح ترین ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور معاصر علماء میں سے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے، اور ان کا فتوی سوال نمبر (40720) کے جواب میں نقل کیا جا چکا ہے.

دوم:

اس اختلاف کی بنا پر ہی بغیر کسی فرق کے عید الفطر اور عید الاضحی میں مسلمانوں کا اختلاف رہتا ہے، چاند کا مطلع مختلف ہونے کی بنا پر اسلامی ماہ شروع اور ختم ہونے پر عمل کرنے میں علماء کرام کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مجھے تو یہی لگتا ہے کہ مطلع کا مختلف ہونا کوئی اثر نہیں رکھتا، روزہ رکھنے اور عید منانے کے متعلق تو رؤیت ہلال پر عمل کرنا ضروری ہے، اس لیے جب شرعی طریقہ پر کسی بھی علاقے میں رؤیت ہلال ثابت ہو جائے تو اس پرعمل کرنا چاہیے .....

پھر شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور جب ہم یہ کہیں کہ: حکم میں مطلع کا اختلاف معتبر ہے، یا اس کے اختلاف کو معتبر نہ کہیں، تو ظاہر یہی ہے کہ رمضان اور عید الاضحی میں حکم ایك ہی ہے، اور جتنا مجھے شرعی علم ہے اسکے مطابق تو اس میں کوئی فرق نہیں " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن باز (15 / 79).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے جس فتوی کا ابھی اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اس میں وہ کہتے ہیں: مطلع جات کے اختلاف پر عید الاضحی میں بھی اسی طرح عمل کیا جائیگا جس طرح رمضان کے شروع اور ختم ہونے کے متعلق عمل کیا جاتا ہے.

تو اس بنا پر اس میں کوئی اشکال نہیں رہتا کہ ایك ملك میں عید الاضحی جمعہ کے روز ہو، اور دوسرے ملك میں ہفتہ کے روز، اسی طرح رؤیت کے اختلاف اور متعدد ہونے کی بنا پر.

اور رمضان، اور یوم عرفہ، اور عاشوراء کے روزے کے متعلق بھی اسی طرح ہے، اس لیے کہ یہ مسائل رؤیت ہلال، اور ماہ شروع ہونے یا نہ شروع ہونے پر مشتمل ہے.

واللہ اعلم .